زکوۃ اسلام کے ارکان میں سے ایک رکن ہے اور

زکوۃ الفطر نقد کی شکل میں دینا جائز نہیں

شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:

آج کل مسلمان زکوۃ نکال رہے ہیں، آپ کی اس تعلق سے ان کے لئے کیا رہنمائی ہے؟ اور زکوۃ الفطر کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اور کیا اسے نقد کے طور پر دینا جائز ہے؟

جواب: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے بندوں پر ان کے مال کی زکوۃ کو فرض کیا ہے، اور اسے ادا کرنے کا انہیں حکم دیا ہے اور اسے پانچ ارکانِ اسلام میں سے بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَمَا أُمِرُوا إِلا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ

(انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں اسی کے لئے دین کو خالص رکھتے ہوئے (ابراہیم) حنیف کے دین پر اور نماز قائم کریں اور زکوۃ کو ادا کریں اور یہی سیدھا دین ہے (سورۃ البینۃ:۵)

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: **وَأَقِيمُوا الصَّلاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ**

(اور نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور رسول کی فرمانبرداری کرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے) (سورۃ النور:۵۶)

اور اس طرح کی بہت ساری آیتیں ہیں۔ اور نبی ﷺ نے فرمایا تھا:

بنی الإسلام علی خمس: شهادة أن لا إله إلا الله و أن محمدا رسول الله و إقام الصلاة و إيتاء الزكاة و صيام رمضان و حج البيت

(اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی، نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا)۔ (متفق علیہ)

تو تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ اپنے مال کی زکوۃ مستحق لوگوں کو، اللہ کے پاس جو (اس کا بدلہ) ہے اس سے رغبت رکھتے ہوئے اور اس کی سزا کے ڈر سے ادا کریں۔ اور اللہ نے اس کے مستحقین کو سورۂ توبہ میں بیان کر دیا ہے۔ (اللہ کا فرمان ہے):

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ

(صدقے (زکوۃ) صرف فقیروں کے لئے اور مسکینوں کے لئے ہیں اور ان کے وصول کرنے والوں کے لئے اور ان کے لئے جن کے دل پرچائے جاتے ہوں اور گردن چھڑانے میں اور قرض داروں کے لئے اور اللہ کی راہ میں (جہاد کے لئے) اور راہرو مسافروں کے لئے، فرض ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ علم اور حکمت والا ہے) (سورۃ التوبہ:۶۰)

اور سورۂ توبہ ہی میں اللہ تعالیٰ نے بیان کر دیا ہے کہ زکوۃ اس کو ادا کرنے والے کے لئے یہ پاکیزگی ہے۔ چنانچہ اللہ کا فرمان ہے:

خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا

(آپ ان کے مالون میں سے صدقہ لے لیجئے جس کے ذریعے سے آپ انہیں پاک صاف کریں) (سورۃ التوبہ:۱۰۳)

اور اللہ نے اس کے ادا کرنے میں بخیلی کرنے والوں کے لئے دردناک عذاب کی وعید سنائی ہے، جبکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا:

وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ () يَوْمَ يُحْمَى عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هَذَا مَا كَنَزْتُمْ لأَنْفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ

(اور جو لوگ سونے چاندی کا خزانہ رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، انہیں دردناک عذاب کی خبر پہنچا دیں۔ جس دن اس خزانے کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا، پھر اس سے ان کی پیشانیاں اور پہلو اور پیٹھیں داغی

جائیں گی (اور کہا جائے گا) یہ ہے جسے تم نے اپنے لئے خزانہ بنا کر رکھا تھا، پس چکھو اس کا مزہ جسے تم نے خزانہ بنا رکھا تھا)۔(سورۃ التوبہ: ۳۴،۳۵)

اور نبی ﷺ سے یہ ثابت ہے کہ ہر وہ مال جس کی زکوۃ ادا نہ کی جائے وہ کنز ہے جس کے ذریعے اللہ انہیں عذاب دیگا جیسا کہ آپ ﷺ سے ثابت ہے کہ جو بھی اونٹ یا گائے یا بکری والا اس کی زکوۃ نہیں ادا کرتا تو اسے اس کے ذریعے عذاب دیا جائے گا (جیسا کہ متفق علیہ روایت میں ہے)۔

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے اوپر ان کے جسم کی زکوۃ بھی ہر سال فرض کی ہے، عید الفطر کے وقت جیسا کہ صحیحین میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنْ الْمُسْلِمِينَ

(رسول اللہ ﷺ نے زکوہ الفطر کو فرض کیا ہے ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو، مرد و زن، آزاد و غلام، چھوٹے اور بڑے مسلمانوں پر) (صحیح بخاری: ۱۴۳۲، مسلم: ۹۸۴، ترمذی: ۶۷۵، نسائی: ۲۵۰۴، ابو داوٗد: ۱۶۱۳، ابن ماجہ: ۱۸۲۶)،

(اور بخاری کی روایت میں مزید ہے) وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ (اور اس بات کا حکم دیا کہ اسے لوگوں کا نماز کے لئے جانے سے پہلے ادا کر دیا جائے)۔ (بخاری: ۱۵۰۳)

صحیحین میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا:

كُنَّا نُعْطِيهَا فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ

ہم نبی ﷺ کے زمانے میں ایک صاع کھانے کی چیز نکالتے تھے یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو یا ایک صاع کشمش یا ایک صاع پنیر نکالتے تھے (صحیح بخاری: ۱۴۳۷، مسلم: ۹۸۵)۔

اور علماء کے صحیح قول کے مطابق اس کے ساتھ وہ چیزیں بھی شامل کردی جائیں گی جو لوگ اپنے ملک میں خوراک کے طور پر استعمال کرتے ہیں جیسے چاول، مکئی اور باجرہ وغیرہ۔ یہ (زکوۃ الفطر) روزے داروں کے لئے ہر لغو اور بیہودہ باتوں سے پاکیزگی کا سبب ہوگی اور مساکین کے لئے کھانا جیسا کہ نبی ﷺ سے یہ بات ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ثابت ہے جسے ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور حاکم نے صحیح قرار دیا ہے۔ تو مسلمانوں پر واجب ہے کہ اس زکوۃ الفطر کو عید کی نماز سے پہلے نکال لیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اسے نماز سے پہلے نکالنے کا حکم دیا ہے۔ نیز عید سے ایک یا دو دن پہلے اسے نکالنا بھی جائز ہے جیسا کہ نبی ﷺ کے صحابہ کرام کرتے تھے۔ اسی طرح یہ جان لینا چاہئے کہ اسے اٹھائیس یا انیتس یا تیس تاریخ کو یا عید کی رات (چاند رات) میں یا عید کے دن صبح نماز سے پہلے نکالنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ مہینہ تیس دنوں کا یا انیتس دنوں کا بھی ہو سکتا ہے جیسا کہ نبی ﷺ کی احادیث سے ثابت ہے۔

صدقہ فطر کی قیمت نکالنا جائز نہیں ہے جیسا کہ اکثر اہلِ علم کا کہنا ہے کیونکہ یہ اس چیز کے خلاف ہے جس پر نبی ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے صاف نص موجود ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ وَإِنْ تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلا الْبَلاغُ الْمُبِينُ

(کہہ دیجئے کہ اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو، پھر بھی اگر تم نے روگردانی کی تو رسول کے ذمے تو صرف وہی ہے جو ان پر لازم کر دیا گیا ہے اور تم پر اس کی جواب دہی ہے جو تم پر رکھا گیا ہے، اور اگر تم ان (رسول) کی اطاعت کرو گے تو ہدایت یافتہ ہوگے اور رسول کے ذمے تو صرف صاف طور سے (پیغام) پہنچا دینا ہے۔) (سورۃ النور: ۵۴)

اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: **فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ**

(جو لوگ رسول کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ڈرتے رہنا چاہیئے کہ کہیں ان پر کوئی زبردست آفت نہ آپڑے یا انہیں دردناک عذاب (نہ) پہنچے) (سورۃ النور: ۶۳)

واللہ ولی التوفیق

(مصدر: مجموع فتاویٰ ومقالات ابن باز، جلد: ۱۴ص ۲۹ تا ۳۳)

ترجمہ: ابو مریم اعجاز احمد